Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
CPL 61
ربوہ
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

جمعرات 25- نومبر 1999ء - 16 شعبان 1420 ہجری - 25 نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 268

یقین کے حصول کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا اور ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا اور آخرت میں تیری کرامت کا شرف حاصل ہو جائے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا قام من اللیل)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عنداللہ ماخوذ ہوتا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خداتعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اس پر کوئی عمل کرتا ہے یا نہیں

اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے۔ میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں! میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں۔ گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو۔ اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھا دو۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں ہے تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے؟ میں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا نمایاں تبدیلی مطلوب ہے۔ تاکہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یکطرفہ روشنی پڑے۔ اور وہ ناامید ہو جائیں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آ کر تائب ہوئے۔ وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہؓ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا"

(انفاخ قدسیہ صفحہ 139)

خاندان حضرت مسیح موعود میں

شادی کی مبارک تقریب

احباب کو خوشی سے خبر دی جاتی ہے کہ عزیزم مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احسان احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان' کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیتہ اللطیف صاحبہ بنت محترم میاں رفیق احمد صاحب گوندل و محترمہ امتہ السلام بیگم صاحبہ بنت ملک عمر علی صاحب سے مورخہ 21- نومبر 1999ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ لاہور کے سروسز کلب میں دن کے ساڑھے بارہ بجے منعقد ہوئی۔ جہاں پر مکرم ڈاکٹر سید مشہود احمد صاحب نے تلاوت کی جس کے بعد مکرم مرزا وقاص احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دعائیہ اشعار خوبصورت ترنم سے سنائے۔ جس کے بعد مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کرائی۔ لاہور کے مقامی احباب کے علاوہ ربوہ سے گئے ہوئے خاندان حضرت مسیح موعود کے کئی افراد بھی تقریب رخصتانہ میں شامل تھے۔ اگلے روز دارالصدر شمالی ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی نے دعا کرائی۔

دولہا عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احسان احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نواسے اور حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ جبکہ دولہن عزیزہ مکرمہ عطیتہ اللطیف صاحبہ محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب مرحوم اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے اور خاندان حضرت مسیح موعود اور جماعت کے لئے بے حد برکات و افضال الٰہی کا مورد بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 40

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

صبر کرو۔ ہم بد عہدی نہیں کرسکتے

○ صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ تھی کہ مکہ سے جو مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے گا وہ اہل مکہ کے مطالبہ پر واپس کر دیا جائے گا۔ عین اس وقت جب معاہدہ کی شرطیں زیر تحریر تھیں اور آخری دستخط نہ ہوئے تھے حضرت ابو جندلؓ پابہ زنجیر اہل مکہ کی قید سے بھاگ کر آئے اور رسول اللہؐ سے فریادی ہوئے۔ تمام مسلمان اس درد انگیز منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن آنحضرت ﷺ نے باطمینان تمام ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "اے ابو جندل! صبر کرو ہم بد عہدی نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد)

صلح حدیبیہ کا معاہدہ مشرکین مکہ کے ساتھ دس سال کے لئے تھا اور اس میں یہ شرط تھی کہ جو قبائل چاہیں مسلمانوں کے ساتھ مل جائیں یا قریش کے ساتھ ان سے ہرگز کوئی تعرض نہ کیا جائے گا۔ مگر قریش نے دو سال کے اندر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلہ پر حملہ کرکے ان کے بیس آدمی قتل کر دیئے۔ مظلوم قبیلہ کے افراد مدینہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدد کے طالب ہوئے۔ حضور ﷺ نے سارا ماجرا سنا تو فرمایا

"میں تمہاری اسی طرح حفاظت کروں گا جیسے اپنی جان کی۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 83)

چنانچہ ان کی مدد کے لئے حضور ﷺ نے 8 رمضان المبارک میں دس ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف کوچ فرمایا اور فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ پس فتح مکہ بھی آپؐ کے ایفائے عہد کا انعام تھا جو خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو عطا فرمایا۔

سب کا حصہ

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری خرید کر ذبح کروائی۔ پھر اس کی کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ جب وہ تیار ہو گئی تو قافلہ کے تمام لوگوں کو اس میں سے حصہ دیا۔ جو موجود تھا اس کو دے دیا اور اگر کوئی کسی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ الگ کرکے رکھ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الھبتہ باب قبول ھدیتہ المشرکین)

تھوڑا سا آٹا

ایک صحابی حضرت ربیعہ الاسلمیؓ غربت کی وجہ سے شادی نہ کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے خود ان کا رشتہ کروایا۔ ولیمہ کا وقت آیا تو حضور نے انہیں فرمایا۔

عائشہؓ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری لے آؤ وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا تو انہوں نے بتایا کہ اس ٹوکری میں تھوڑا سا آٹا ہے اور اس کے علاوہ کھانے کی کوئی اور چیز نہیں لیکن چونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے اس لئے لے جاؤ چنانچہ اس آٹے سے ولیمہ کی روٹیاں پکائی گئیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 58)

قحط دور ہو گیا

ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا' ایک شخص نے خطبہ جمعہ میں کھڑے ہو کر نہایت لجاجت سے باران رحمت کے نزول کی دعا کے لئے عرض کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے اور آپؐ دعا کریں کہ خدا بارش دے۔ رسول کریمؐ نے اسی وقت ہاتھ اٹھایا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! ہماری خشک سالی دور کر اور ہم پہ بارش برسا حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ اس وقت ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا اور مطلع بالکل صاف تھا اچانک سلع کی پہاڑیوں کے پیچھے سے چھوٹی سی ایک بدلی اٹھی جو وسط آسمان میں آکر پھیلی۔ پھر برسی اور خوب برسی یہاں تک کہ ایک ہفتہ تک ہم نے سورج کی شکل نہ دیکھی اگلے خطبہ جمعہ کے دوران پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! اب تو بارش کی کثرت سے مال مویشی مرنے لگے ہیں۔ اور رستے ٹوٹ رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اب بارش تھم جائے رسول کریمؐ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے ارد گرد سے لے جا۔ ان کو ہم پہ نہ برسا' پہاڑوں' ٹیلوں' وادیوں اور درختوں پر لے جا تب اسی وقت بارش تھم گئی اور ہم جمعہ کے بعد باہر نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔

(بخاری ابواب الاستسقاء)

نقصان سے بچنے کی دعا

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

یعنی میں اس اللہ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ دعاؤں کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح)

"میزباں" بن کے آئے جو مہماں ادھر' ہم بنیں میزباں میہماں کے لئے
کاش آئے وہ دن زندگی میں مری' چاند نکلے گا جب آسماں کے لئے

بن کے دولہا جب آئے مرا دلربا ہم کہیں اسکی بارات کو مرحبا
میری پرنم ترستی نگاہیں تو بس منتظر ہیں اسی کارواں کے لئے

پھول راہوں میں انکی نچھاور کریں اور بٹھائیں انہیں چشم کی سیج پر
انکے سینے سے لگ لگ کے تسکین ہو میری بے جان مردہ سی جاں کے لئے

جن کو مولا نے توفیق پرواز دی انکی آنکھوں نے مے وصل کی خوب پی
ہم پڑے رہ گئے پر شکستہ ادھر' ہے شبِ ہجر ہم بیکساں کے لئے

سن کے رودادِ محفل کو لوگوں سے ہی ہم نے بہلانا چاہا تھا من کو مگر
بڑھ گیا شوق اپنا' مچلنے لگا دل تڑپتا ہے جو اپنی جاں کے لئے

مجھ کو توفیق ہو کاش اتنی کہ میں انکے آنسو پیوں انکے غم بانٹ لوں
انکی آنکھوں کی ٹھنڈک کا ساماں بنوں' دل کی راحت ہوں اس مہرباں کے لئے

بڑھ گئی بے قراری بھی' پابندیاں بھی' ضیاء اب خدا سے دعا ہے یہی
"آئیں وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے ہیں دن اپنی تسکینِ جاں کے لئے"

ضیاء اللہ مبشر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

دین کی بنیاد پاکیزگی اور نظافت پر رکھی گئی ہے

صفائی ایمان کا حصہ ہے

صفائی کے مختلف پہلو اور ان کی حکمتوں پر ایک نظر

قسط دوم آخر

مساجد کی صفائی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب اتخاذ المساجد فی الدور)

ایک بار حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ دیواروں پر دھبے تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی اس سے کھرچ کھرچ کر آپؐ نے تمام دھبے مٹائے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب حک البزاق بالید من المسجد)

ایک بار حضورؐ نے تھوک کا دھبہ دیوار پر دیکھا تو اس قدر غصہ آیا کہ چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا۔ ایک انصاری عورت نے دھبے کو مٹایا اور خوشبو لا کر اس جگہ ملی تو بہت خوش ہوئے اور اس عورت کی تعریف فرمائی۔

(نسائی کتاب المساجد باب تخلیق المساجد)

ایک صحابیؓ نے عین نماز میں (جبکہ امام الصلوٰۃ تھے) تھوک دیا۔ حضورؐ دیکھ رہے تھے فرمایا یہ شخص اب نماز نہ پڑھائے اور اس سے فرمایا کہ تم نے خدا اور رسول کو اذیت دی۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب کراھیۃ البزاق فی المسجد)

ایک خاتون ام محجن مسجد نبوی کی خدمت کرتی تھیں۔ ایک رات وہ فوت ہو گئیں۔ صحابہ نے رسول کریم ﷺ کی تکلیف کا خیال کر کے آپؐ کو اطلاع نہ دی اور انہیں دفن کر دیا۔ حضور ﷺ نے چند دن اسے نہ دیکھا تو صحابہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ صحابہ نے واقعہ بتایا تو آپؐ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لئے دعا کی۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کنس المسجد)

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "میں نے مسجد کی صفائی کی بدولت اس عورت کو جنت میں دیکھا۔"

(الترغیب والترھیب۔ کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی تنظیف المساجد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے آقا کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر مسجد کو خود ہاتھوں سے صاف کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ مسجد قبا تشریف لائے۔ جھاڑو منگوایا، کمر باندھی اور پھر تمام مسجد میں جھاڑو دیا۔

(حاشیہ الاشباہ للحموی جلد2 ص334)

خوشبو لگائی جائے

مساجد کی صفائی اور نظافت کے متعلق تفصیلی تعلیم دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی مساجد اپنے ناسمجھ بچوں، مجانین خرید و فروخت لڑائی جھگڑے اور شور سے محفوظ رکھو۔ مسجد کے دروازوں کے باہر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ وغیرہ کے موقع پر مساجد میں خوشبو کی دھونی دیا کرو۔

(ابن ماجہ کتاب المساجد باب مایکرہ فی المساجد)

حضرت عمرؓ نے حکم دیا تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی میں دوپہر کے وقت خوشبو کی دھونی دی جائے۔ نعیم بن عبداللہ باقاعدگی سے یہ خدمت سرانجام دیتے تھے اس لئے ان کا نام ہی نعیم مجمر (دھونی دینے والا) پڑ گیا۔

(زاد المعاد جلد اول ص104)

جمعہ اور عیدین وغیرہ کے موقع پر لوگ کثرت سے مساجد اور دیگر مقامات پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے خصوصیت سے حکم دیا کہ جمعہ کے دن ضرور غسل کیا جائے۔ دانت صاف کئے جائیں۔ اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو لگائی جائے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب فضل الغسل یوم الجمعہ والدھن للجمعہ)

سنت انبیاء

خوشبو کے متعلق تو حضورؐ نے فرمایا:۔

اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والسواک والنکاح

(ترمذی ابواب النکاح باب نمبر 1)

یعنی چار چیزیں انبیاؑ کی سنت میں داخل ہیں۔ حیاء، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو اور ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگالو عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بناء پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت اور عفونت سے روک ہوگی۔

(الانذار ص7، 8)

آنحضرت ﷺ خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے آپؐ نے دنیا میں سے اپنی پسندیدہ ترین چیزوں میں سے ایک خوشبو کو قرار دیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3 ص128)

کوئی بھی خوشبو کی چیز تحفتاً بھیجتا تو کبھی رد نہ فرماتے۔ ایک خاص قسم کی خوشبو یا عطر جسے سکہ کہتے ہیں۔ ہمیشہ آپؐ کے زیر استعمال رہتا۔

آپؐ فرماتے تھے کہ مرد وہ خوشبو لگائیں جو زیادہ پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے اور عورتیں ایسی خوشبو استعمال کریں جس کی خوشبو زیادہ نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے۔

(شمائل الترمذی باب تعطر رسول اللہ)

اس ہدایت سے خوشبو کے مقاصد بھی پورے ہوتے رہتے ہیں اور عورتوں کے پردہ اور عصمت کا قیام بھی خطرہ میں نہیں پڑتا۔

حضور ﷺ کی مجلس میں کبھی کبھی خوشبو کی انگیٹھیاں جلائی جاتیں جن میں اگر اور کبھی کبھی کافور ہوتا تھا مشک اور عنبر کا استعمال بھی فرماتے۔

(نسائی کتاب الزینہ باب العنبر و باب البخور)

حضرت مسیح موعود بھی بہت کثرت کے ساتھ خوشبو استعمال کرتے تھے۔ جس جگہ جمعہ کے دن حضور نماز میں سجدہ کرتے تھے وہاں سے بعد میں کئی کئی دن تک خوشبو آتی رہتی تھی۔

(سیرۃ المہدی جلد2 ص20)

تفصیلی تعلیم

طہارت کی پابندی اور صفائی کا خیال دلوں میں پیدا کرنے کے لئے دین نے بہت گہرائی میں جا کر مختلف طریقے سکھائے ہیں مثلاً:۔

☆ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے اس کو پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ معلوم نہیں سوتے وقت اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہے۔

(ترمذی ابواب الطہارہ باب اذا استیقظ احدکم)

☆ سونے سے قبل ہاتھوں اور منہ سے چکنائی وغیرہ کو دور کیا جاوے ورنہ مختلف کیڑوں اور پتنگوں وغیرہ کی طرف سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

(ترمذی ابواب الاطعمہ باب فی کراھیۃ البیتوتۃ)

نیز اس طرح نہ کرنے سے کئی بیماریوں کے پیدا ہونے کا بھی خطرہ ہے۔

(نوائے وقت میگزین 13 جولائی 1990ء)

☆ اس زمانہ میں باقاعدہ غسل خانے نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پیشاب نرم زمین پر کیا جاوے۔

(ترمذی ابواب الطہارۃ باب اذا اراد الحاجۃ)

کیونکہ نرم زمین میں جلد جذب ہو جائے گا اور چھینٹے بھی نہیں اڑیں گے۔ اسی حکمت کی وجہ سے نہانے کی جگہ پر پیشاب کرنے سے روکا گیا ہے۔

(ترمذی ابواب الطہارۃ باب النھی عن البول قائماً)

خصوصاً جبکہ اس کی زمین کچی ہو کیونکہ جگہ کی گندگی اور ناپاکی سے پانی کے چھینٹے گندے اور ناپاک ہو کر اڑیں گے اور بدن کو ناپاک کریں گے یا ناپاک ہونے کا وسوسہ دل میں پیدا کریں گے۔

☆ عربوں میں پیشاب کے بعد استنجاء کرنے یا پیشاب سے کپڑوں کو بچانے کا مطلق دستور نہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے بہت تلقین فرمائی۔ ایک دفعہ راستہ چلتے دو قبریں نظر آئیں تو فرمایا ان میں سے ایک پر صرف اس لئے عذاب نازل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں کو پیشاب سے محفوظ نہیں رکھتا تھا۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب التشدید فی البول)

☆ عربوں کا دستور تھا اور آج بھی کم تعلیم یافتہ علاقوں میں یہ عادت عام پائی جاتی ہے کہ رستہ میں بول و براز کر لیتے ہیں۔ حضور ﷺ اس کو نہایت ناپسند فرماتے اور اس سے منع کرتے۔ احادیث میں کثرت سے روایات موجود ہیں کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو رستے میں یا درختوں کے سائے میں بول و براز کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ قضائے حاجت کے لئے انسان رستے سے دور چلا جائے تاکہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔ نیز فرمایا کہ درختوں کے سائے میں بھی قضائے حاجت نہ کی جائے کیونکہ ان کے نیچے لوگ آرام کرتے ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب المواضع التی نھی عن البول فیھا)

☆ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جاوے کیونکہ وہ ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الوضو۔ باب البول فی الماء الدائم)

گھروں کی صفائی

اپنی ذاتی صفائی کے بعد گھروں کی صفائی اور نظافت کا درجہ آتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نظفوا افنیتکم کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو۔

(ترمذی کتاب الادب باب فی النظافۃ)

حضرت مسیح موعود کو صفائی کا بہت خیال ہوتا تھا خصوصاً طاعون کے ایام میں اتنا خیال رہتا تھا کہ فینائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض اوقات گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں جراثیم مرجائیں اور آپ نے ایک بہت بڑی آہنی انگیٹھی بھی منگوائی ہوئی تھی جسے کوئلے ڈال کر اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا اور اس وقت دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد 2 ص 59)

آپ فرماتے ہیں۔

"جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدرووں کو گندا نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں۔ اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔"

(ایام الصلح ص 99)

راستوں کی صفائی

راستوں کی صفائی اور راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کا شریعت میں بڑا ثواب بیان کیا گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایمان کا ایک شعبہ راستوں سے ضرر رساں اشیاء کو دور کرنا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار شاخ سڑک پر پڑی ہوئی دیکھی تو اس نے کہا کہ میں مسافروں کی خاطر یہ چیز راستے سے ہٹا دیتا ہوں اور وہ شاخ ہٹا دی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ صرف اس نیک عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ ایک اور آدمی کے بارے میں آیا ہے کہ اس کو ایک تکلیف دینے والا درخت راستے سے کاٹ دینے کی وجہ سے جنت عطا کر دی گئی۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الاذیٰ عن الطریق)

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ حضور اگر آپ فوت ہو جائیں اور میں باقی رہ جاؤں تو مجھے کوئی ایسی نصیحت فرما جائیں جس پر میں کاربند ہو جاؤں تو حضورؐ نے جو نصائح فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتے رہنا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الاذیٰ عن الطریق)

وقار عمل کا نظام

راستوں اور عوامی مقامات کی صفائی کو یقینی بنانے اور مستقلاً جاری رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ میں وقار عمل کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ہر عمر کے مرد اپنی اپنی تنظیموں کے تحت اجتماعی صفائی کرتے ہیں وقار عمل سے یہ فائدہ بھی پہنچتا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھنے کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نے بہت تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔ محنت سے صفائی کی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ ہر محلہ کے ممبر ذمہ دار سمجھے جائیں اس محلہ کی صفائی کے۔ پہلے لوگوں کو منع کرو اور سمجھاؤ کہ گلی میں گندگی نہ پھینکیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر خود جا کر اٹھائیں جب وہ خود اٹھائیں گے تو پھینکنے والوں کو بھی شرم آئے گی اور جب عورتیں دیکھیں گی کہ وہ جو گندگی گلی میں پھینکتی ہیں وہ ان کے باپ یا بھائی یا بیٹے کو اٹھانی پڑتی ہے تو وہ سمجھیں گی کہ یہ برا کام ہے اور وہ اس سے باز رہیں گی۔

(مشعل راہ ص 153)

حکومت کے فرائض

راستوں کی صفائی کا ایک حصہ حکومت سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ راستے اور سڑکیں چوڑی بنائی جائیں کیونکہ گلیاں جتنی تنگ ہوں گی اتنی ہی زیادہ گندگی اور غلاظت پھیلنے کا امکان ہوتا ہے۔

ابتدائی زمانہ اسلام میں جبکہ گاڑیاں نہیں تھیں صرف پیدل لوگ چلتے تھے یہ حکم تھا کہ راستے کم از کم بیس فٹ چوڑے بنائیں مگر یہ ایک اصول بتایا گیا ہے کہ راستے چوڑے رکھوانے چاہئیں۔ اس زمانے میں چونکہ گاڑیاں اور موٹریں کثرت سے چلتی ہیں اس لئے اسی نسبت سے راستوں کو زیادہ چوڑا رکھوانا ضروری ہوگا۔

(احمدیت..... ص 212)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ایک فرض حکومت کا حفظان صحت کا خیال ہے۔ چنانچہ راستوں اور پبلک جگہوں وغیرہ کی صفائی کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریمؐ کو حکم دیتا ہے کہ "**والرجز فاهجر**" علاوہ قلبی اور جسمانی صفائی کا خیال رکھنے کے گندگی اور غلاظت کو عام طور پر دور کرو۔ یعنی (۔) حکومت کا فرض ہے کہ پبلک صفائی کا خیال رکھے۔ رسول اکرمؐ ہمیشہ صحابہؓ کو مقرر فرماتے تھے کہ وہ آوارہ کتوں کو مار دیں تا ان کے جنون کی وجہ سے لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔

(احمدیت...... ص 211)

دینی تعلیم کی سادگی اور بے تکلفی

ایک عورت نے دریافت کیا کہ میرا دامن لمبا ہوتا ہے اور مجھے گندے راستے سے آنا پڑتا ہے یعنی ممکن ہے زمین پر گھسٹنے کی وجہ سے دامن پر نجاست لگ جاتی ہو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد کی زمین اس کو پاک کر دیتی ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب الوضوء من الموطا)

یعنی اس کے بعد جو خشک اور پاک زمین آتی ہے وہ اس نجاست کو زائل کر دیتی ہے۔ دین نے اس باب میں سب سے زیادہ آسانی یہ پیدا کی ہے کہ تیمم کو غسل اور وضو کے قائم مقام کر دیا ہے اور یہ واقعتاً بہت بڑی سہولت ہے۔

غیروں کی شہادت

دینی نظام طہارت اتنا عمدہ اور جامع ہے کہ غیر بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایک جرمن جوانکم بوالف لکھتا ہے۔

"قرآن مجید احکام حفظ صحت کے لحاظ سے بھی تمام کتب سماوی میں ممتاز ہے۔ قرآن نے ظاہری صفائی طہارت اور پاکیزگی کی وہ تعلیم دی ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو سب کے سب امراض کے جراثیم ختم ہو جائیں۔"

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد 3 ص 370 تا 377)

برما کے مسٹرٹی آسنہا ایم۔ اے میمو لکھتے ہیں۔

"اسلام کا دنیا کو سب سے بڑا تحفہ ایک خدا کی پرستش ہے۔ اسلام خدا کو ایک ذات اور لاشریک مانتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسلام پاک وصاف کپڑوں اور پاک جسم کے ساتھ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے بغیر وضو کے نماز جائز نہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آنکھ اور ناک کے بہت سے امراض ان کو نجس اور ناپاک رکھنے کی وجہ سے ہوتے ہیں جسم کے لئے ایک دفعہ غسل کافی نہیں۔ چند گھنٹوں کے بعد وبائی امراض کے جراثیم ہمارے بدن پر آ بیٹھتے ہیں خاص کر ان حصوں میں جو کپڑوں سے باہر رہتے ہیں۔ وضوء ان اعضاء کو پاک و صاف کر دیتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھنے سے روحانی اور جسمانی فوائد دونوں حاصل ہوتے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سی بیماریاں جسم کے اندر ایک قسم کے زہر کے جمع ہونے سے ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ہدایت کرتے ہیں کہ ہر بیماری تین سے لے کر سات دن تک فاقہ کرنے سے اچھی ہو جاتی ہے۔ اس حکمت کا نام ہماری طب میں نیچرل پیتھی یا قدرتی علاج ہے۔ اسلام نے اس علاج کو مذہب کا جزو بنا دیا ہے۔

(عرض الانوار ص 232)

دعا کی تعلیم

اسلام نے ظاہری صفائی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد دعا سے مدد لینے کا حکم دیا ہے اور انسان کو ظاہری صفائی سے باطنی صفائی کی طرف متوجہ کیا ہے مثلاً قضائے حاجت سے پہلے یہ دعا سکھائی گئی ہے۔

اَللّٰھُم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث"

(بخاری کتاب الوضوء باب مایقول عند الخلاء)

یعنی "اے اللہ میں تجھ سے تمام ظاہری اور باطنی گندگیوں سے پناہ میں لینے کی درخواست کرتا ہوں" اور قضائے حاجت کے بعد یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰھُم غفرانک

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب مایقول اذا خرج من الخلاء)

یعنی "تو نے جس طرح مجھے ظاہری گند سے پاک کیا ہے اسی طرح روحانی غلاظتوں سے بھی پاک صاف کر دے۔

حضرت مسیح موعود یہ نکتہ معرفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تجھے معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا رحم نے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کر کے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کر کے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآنی شریعت میں اول سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے جیسا کہ مثلاً یہی آیت **ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین** صاف بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور متطہرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔"

(ایام صلح ص 99)

محبت کا سلیقہ پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

کون کہتا ہے کہ یہ بار بار دھرائی جانے والی ام الکتاب انسان کے لئے بوریت اور اکتاہٹ کا مضمون پیدا کرتی ہے، اکتاہٹ کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہر انسان کی اکتاہٹ اس کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے محبت کا سلیقہ نہیں تو ہر چیز سے وہ اکتا جائے گا۔ اچھی سے اچھی چیز بھی اس کو بھلی معلوم نہیں ہوگی۔ پس اگر اکتاہٹ سے پناہ مانگنی ہے تو اپنے اندر محبت کا سلیقہ پیدا کریں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ کسی بات سے بھی خوش نہیں ہوتے۔ ان کے ماتھے پر تیوری چڑھی ہوئی، جو چیز مرضی دیں کہ نہیں جی! فضول 'بکواس' ہر چیز پر تنقید کرتے۔ ہر چیز ان کو بری لگتی ہے قنوطی جیسے جہاں جاتے ہیں لوگوں کو مصیبت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان کے سامنے خدا کی کائنات حمد سے خالی ہوتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ دنیا میں اچھے لوگوں کا فقدان ہوتا ہے یا خوبیاں ہی دنیا سے غائب ہو چکی ہوتی ہیں۔ پس ان کے اندر ایک یبوست پائی جاتی ہے۔ ایک ایسی خشکی ہوتی ہے جو ان کو محبت سے عاری کر دیتی ہے۔ پس اگر محبت کی نظر پیدا کریں یعنی حسن دیکھنے اور اس سے استفادے کی نظر پیدا کریں تو خدا تعالیٰ کی حمد آپ کو ساری کائنات میں عظیم تر وسعتوں کے ساتھ اس طرح بکھری ہوئی اور پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ ایک ذرے کے دل میں بھی آپ اتر جائیں تو اس میں بھی حمد کا ایک نیا جہان آپ کو دکھائی دینے لگے گا۔ پھر خدا رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور لملک یوم الدین بھی ہے ان صفات باری تعالیٰ کے ساتھ آپ حمد کو باندھیں تو پھر آپ دیکھیں کہ کتنے کتنے نئے حسین نقشے کائنات کے آپ کے سامنے ابھرتے ہیں اور ہر نقشے کے ساتھ خدا کی ہستی کا تصور وابستہ ہوتا ہے۔ ہر حسین چیز کو خدا تعالیٰ حسن عطا کر رہا ہوتا ہے تو وہ نماز لذت سے کیسے خالی ہو جاتی ہے۔

(ذوق عبادت ص 8)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

جسے تاریخ اسلام کبھی بھلا نہیں سکتی
ایک صادق مسلمان۔ سلطان فتح علی ٹیپو شہید

انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔

خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

یہ الفاظ ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مامور زمانہ کے۔ اور مخاطب کیا جا رہا ہے اپنے اس موعود فرزند کو جو قدیم پیشگوئیوں اور آپ کی دعاؤں اور چلہ کشیوں کا ثمرہ تھا۔ یہ بیٹا حضرت مرزا بشیر الدین محمود آپ کو ایک عظیم نشان کے طور پر 12 جنوری 1889ء کو عطا فرمایا گیا اور ابتدائی عمر میں ایک دینی غیرت کی تعلیم دی جا رہی ہے جبکہ آپ کی عمر آٹھ نو سال تھی گو یہ الفاظ اس وقت کہے گئے تھے جبکہ اس عظیم مسلمان مجاہد صادق مسلمان فرمانروا سلطان فتح علی ٹیپو کی شہادت (4 مئی 1799ء) پر ایک سو سال گزر چکا تھا۔ اور اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود سلطان فتح علی ٹیپو کی بہادری شجاعت اور جوانمردی کی شہادت کا زخم تازہ تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے اپنے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو تنبیہ کرنا ضروری سمجھا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی اس واقعہ کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازے پر آیا میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرے میں صرف حضرت صاحب تھے میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا ٹیپو ٹیپو ٹیپو حضرت صاحب بڑے غصے سے باہر نکلے اور فرمایا۔

تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔

خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

میری عمر شاید آٹھ نو سال کی تھی۔ وہ پہلا دن تھا جب سے میرے دل کے اندر سلطان ٹیپو کی محبت قائم ہو گئی۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 8)

خاندانی تعارف

سلطان ٹیپو کے جد امجد شیخ ولی محمد خان بہلول 1660ء میں سیالکوٹ سے دہلی منتقل ہو گئے اور پھر مغل دربار اور فوج کے ساتھ منسلک ہو گئے ٹیپو سلطان کے والد حیدر علی نے ایک سپاہی کی حیثیت سے ترقی کی اور اپنی سپاہیانہ حیثیت سے ترقی کرتے کرتے میسور کا والی بن گیا۔

سلطان حیدر علی والی میسور کو فقر النساء کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے 10 دسمبر 1750 کو ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام فتح علی خاں رکھا گیا لیکن عجیب بات ہے کہ ابتداء سے ہی اس بچے کو ٹیپو سلطان کے نام سے پکارا جانے لگا۔

ٹیپو سلطان نے شہزادوں کی طرح پرورش پائی اس کے باپ نے اس کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ خود ٹیپو اپنی خداداد ذہانت قابلیت اور لیاقت کا جوہر رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے جلد جلد اپنے جوہر دکھانے شروع کئے اور ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کی مثال صادق آنے لگی۔

بازوئے شمشیر علی

ٹیپو نے بچپن میں ہی عربی فارسی اور اسلامی تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ وہ کئی زبانوں میں بات چیت کر سکتا تھا۔ عربی، فارسی، ہندوستانی تھوڑی بہت مراٹھی بھی جانتا تھا۔ انگریز مصنف Mll Havd لکھتا ہے کہ ٹیپو کئی یورپی زبانیں بھی جانتا تھا وہ فرانسیسی زبان بڑی روانی سے بولتا تھا۔ جبکہ دیگر زبانوں میں مترجم کے ذریعہ مذاکرات کرتا تھا۔ اس نے ایک طرف اسلامی علوم دوسری طرف جدید سائنس کا بھی مطالعہ کیا تھا مگر اس کا اصل میدان میدان جنگ تھا۔ اس نے سترہ سال کی عمر میں میدان جنگ کا رخ کیا اور پھر پے در پے جنگوں میں باپ حیدر علی کا مضبوط بازوئے شمشیر زن رہا۔ وہ اپنے باپ کی طرح اس امر سے بخوبی آگاہ ہو چکا تھا کہ انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دینا چاہئے یہ تاجروں کے روپ میں ہندوستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں یہ ہندوستانیوں کو اپنا غلام بنا کر اور ہندوستان کی دولت لوٹ کر اپنے ملک لے جانا چاہتے ہیں اس لئے ٹیپو کو بس یہی فکر تھی کہ انگریزوں سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

والی میسور

ٹیپو اپنے باپ حیدر علی والی میسور کی وفات 7 دسمبر 1782 کے بعد 11 دسمبر 1782 کو والی میسور بنا۔ سلطنت کے بعض امراء ٹیپو کے اس لئے مخالف تھے کہ یہ انگریزوں کا شدید دشمن ہے اور انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کرنا چاہتا ہے۔ جس وقت سلطان حیدر علی کی وفات ہوئی ٹیپو میدان جنگ میں دشمنوں سے نبرد آزما تھا چنانچہ حیدر علی کی وفات کو ظاہر نہ کیا گیا اور ٹیپو کو پیغام بھجوایا گیا کہ حیدر علی بہت بیمار ہے اور تمہیں یاد کرتا ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ بعض ٹیپو کے مخالف اور انگریز نواز امراء سلطنت ٹیپو کی بجائے اس کے بھائی کریم کو اقتدار میں دیکھنا پسند کرتے تھے۔ کیونکہ وہ قوت ارادی سے محروم اور جلد دوسروں کی باتوں میں آجانے والا تھا۔

سلطان فتح علی ٹیپو نے برسراقتدار آتے ہی "بادشاہ ٹیپو" کا لقب اختیار کیا اور مملکت کا نام "سرکار خداداد" میسور رکھا۔ کاروبار مملکت کے بنیادی اصول احکام خداوندی قرار دیئے۔ اس نے اپنی رعایا کی بھلائی کے بہت سے کام کئے ملک میں خوشحالی کا دور شروع ہو گیا وہ اپنی رعایا سے بہت محبت کرتا تھا اور روزانہ دربار کرتا۔ جس میں ہر ایک کو آکر شکایت کرنے کی اجازت تھی۔ ٹیپو شکایت سن کر اسی وقت احکامات جاری کرتا اور عملدرآمد کی رپورٹ پا کر مطمئن ہوتا۔ ٹیپو سلطان نے بہت سی مساجد تعمیر کرائیں جس میں مسجد اقصیٰ اور مسجد احمدی بڑی مساجد تھیں۔ اس نے بہت سی اصلاحات جاری کیں جن میں نئے کیلنڈر کا اجرا بھی تھا۔ مغلیہ دور حکومت میں ہجری قمری کیلنڈر رائج تھا۔ جس سے لگان وغیرہ وصول کرنے کے سلسلہ میں وقت پیش آتی تھی۔

کیونکہ قمری سال معین موسموں میں نہیں آتا۔ اس لئے ٹیپو سلطان نے شمسی کیلنڈر کا اجراء کیا جس کا نام سن احمدی رکھا۔ جس کے مہینوں کے نام یہ ہیں۔

احمدی، بہاری، جعفری، دارائی، ہاشمی، واسی، زبرجدی، حیدری، طلوعی، یوسفی، آزادی، بیازی

نئے سکے

ٹیپو سلطان نے نئے سکے جاری کئے جن پر عربی عبارات کندہ کروائیں جس میں سب سے قیمتی سونے کی اشرفی کا نام احمدی رکھا۔ اس کے نصف سکے کا نام صدیقی تھا۔ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نام سے معنون تھا۔ ایک چوتھائی سکے کا نام حضرت عمر فاروقؓ کے نام کی نسبت سے فاروقی رکھا چاندی کے سکوں کے نام حیدری، امانی، جعفری، کاظمی، خضری تھے تانبے کے سکے، عثمانی، مشتری، زہرہ، برہما، اختر، قطب تھے۔

سازشیں

میسور میں مسلمان اور ہندو دونوں قومیں آباد تھیں ٹیپو کا ہندوؤں سے روادارانہ سلوک تھا۔ ان کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ بعض اوقات ان کے مذہبی تہواروں کے موقعہ پر بڑے بڑے مندروں کو بھاری رقوم اخراجات کے لئے دی جاتی تھیں۔ اس کے باوجود ہندو امراء اس کے خلاف سازشوں میں مصروف رہے اس کے خلاف نو سازشیں کی گئیں جن میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمان امراء بھی شامل تھے بلکہ اردگرد کی مسلمان حکومتیں جو انگریز کے ساتھ ملی ہوئی تھیں وہ ٹیپو کو اقتدار سے الگ کر دینا چاہتے تھے 82ء تا 90ء ٹیپو نے اپنی افواج کی تنظیم نو کی۔ اردگرد کی ریاستوں سے تعلقات پیدا کئے اور اپنی ہمسایہ ریاستوں کو اس امر سے آگاہ کیا کہ اب موقع ہے کہ ہم سب مل کر انگریز کا مقابلہ کریں ورنہ یہ پورے ہندوستان پر قابض ہو جائے گا انگریز ایک ایک ریاست کو ہڑپ کرتا جائے گا۔

تحریک پاکستان کے نامور محقق جناب فاروق اختر نجیب نے اس وقت کے حالات بیان کئے ہیں۔

"ٹیپو نے نہ صرف اپنے پڑوسی والیان ریاست والا جاہ محمد علی والی ارکاٹ، نظام الملک میر نظام علی خاں والی حیدرآباد دکن، مرہٹوں اور دیگر راجپوت ریاستوں کو اس مشترکہ دشمن کی طرف توجہ دلائی بلکہ سلطان ترکی کی خدمت میں بھی مدد کے لئے میر غلام علی لنگڑا کو بطور سفیر کے بھیجا۔ غلام علی باوجود سلطان کی ہزارہا مہربانیوں کے اتنا "وفادار" ثابت ہوا کہ استنبول میں برطانوی سفیر کو سلطان کی خط و کتابت سے آگاہ کر دیا۔ مرہٹے تو خیر دشمن تھے ہی مگر افسوس کہ اپنے حال پر چھوڑ دینے یا مدد دینے کی بجائے نظام اور محمد علی نے ٹیپو شہید کے لئے ہزارہا مشکلات پیدا کیں اور کھل کر انگریزوں کا ساتھ دیا۔"

(سیاست و ریاست تحریک آزادی ص 26 فاروق اختر نجیب مطبوعہ دسمبر 1974ء علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور)

ایک دور اندیش جرنیل

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی جن کے دل میں بچپن سے ہی ٹیپو سلطان کی محبت اپنے مقدس باپ سے ورثے میں ملی تھی۔ آپ نے انگریزوں اور دیگر ریاستوں کے ساتھ ٹیپو سلطان کی چومکھی لڑائی اور اس کے دوررس اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہندوستان میں انگریزوں کا تسلط اسی رنگ میں ہوا۔ یہاں کے حکمرانوں کو انہوں نے آپس میں لڑوایا اور ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا رہا کہ ہم اپنے دشمن کو مار رہے ہیں اور کسی نے بھی یہ خیال نہ کیا کہ اپنے آپ کو مار رہے ہیں ایک انگریز مصنف نے لکھا ہے کہ ہندوستان کو ہم نے فتح نہیں کیا بلکہ ہندوستانیوں نے ہندوستان کو ہمارے لئے فتح کیا ہے۔

سارے ہندوستان میں صرف ایک شخص تھا جس نے اس حقیقت کو سمجھا اور دوسروں کو اکسایا اور ہوشیار کیا مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی اور اس کی آواز بالکل رائیگاں گئی یہاں تک کہ ملک ہاتھ سے نکل گیا اور بعد میں افسوس سے ہاتھ ملنے لگے۔

انگریز بھی خوب سمجھتے ہیں کہ درحقیقت وہی ایک شخص تھا جس نے ان کی تدابیر کو سمجھا کیونکہ ان کے دلوں میں اس کا اتنا بغض ہے کہ وہ اس کے نام پر اپنے کتوں کا نام رکھتے ہیں جس کا اثر یہ ہے کہ گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے والے بچے جب کسی کو چڑانا چاہتے ہیں تو اسے ٹیپو ٹیپو کہہ کر پکارتے ہیں اور ان کو معلوم نہیں کہ ہندوستان میں صرف وہی ایک بادشاہ تھا جس نے اس خطرہ کو سمجھا جو یہاں اسلامی حکومت کو پیش آنے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا وہی تھا۔ جس نے غیرت دکھائی اور غیرت پر جان قربان کردی۔

سلطان ٹیپو نے جب انگریزوں کے بڑھتے ہوئے تسلط کو دیکھا تو اس نے چاروں طرف مسلمانوں کو خطوط لکھے کہ اسلامی عظمت کا نشان مٹ رہا ہے۔ آؤ اکٹھے ہو جاؤ تا اسے بچایا جا سکے۔ اس نے ایک طرف ایران کی حکومت کو لکھا تو دوسری طرف افغانستان کی سلطنت کو پھر اس نے ترکوں کو بھی لکھا اور اس کے پہلو میں نظام (حیدر آباد دکن ناقل) کی جو حکومت تھی اسے بھی متوجہ کیا اور یہاں تک لکھا کہ مت سمجھو کہ میں اپنی عظمت چاہتا ہوں اگر تمہارا یہ خیال ہو تو میں تمہارے ماتحت ہو کر لڑنے کو تیار ہوں۔ لیکن خدا کے لئے اور اسلام کی خاطر آؤ متحد ہو جائیں۔ مگر جب بدقسمتی آتی ہے تو آنے والے خطرات سے انسان کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ اسے موت آدباتی ہے۔ اس وقت کے نظام نے خیال کیا کہ چونکہ انگریز میرے دوست ہیں ان کی مدد سے ٹیپو کی حکومت کا خاتمہ کرنے والا ہوں اس لئے ڈر کر اس نے مجھے یہ تحریک کی ہے اور ایرانیوں افغانیوں اور ترکوں نے خیال کیا کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہونے سے ہمیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے آخر اس بندہ خدا نے اکیلے ہی مقابلہ کیا اور اس مقابلہ میں اس کا آخری فقرہ میں سمجھتا ہوں ایسا فقرہ ہے جسے تاریخ بھی مٹا نہیں سکتی۔ بعض فقرات اپنے اندر ایسے پاکیزہ جذبات کو لئے ہوئے ہوتے ہیں کہ زمانے کے اثرات اور وقت کا بعد انہیں نہیں مٹا سکتا۔

جس وقت اس قلعہ کی بیرونی فصیل کو توڑ کر جس میں وہ تھا ایک طرف سے انگریز اندر داخل ہوئے یا یوں کہنا چاہئے کہ بعض غدار افسروں کی مدد سے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو اس کا ایک جرنیل دوڑ کر اس کے پاس پہنچا وہ اس وقت اپنی فوج کو لڑا رہا تھا۔ کہ اس جرنیل نے یہ خبر دی کہ انگریز شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور بچاؤ کی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ آپ ہتھیار رکھ دیں اور اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیں وہ یقیناً آپ کا اعزاز کریں گے مگر جس وقت سلطان ٹیپو نے یہ سنا کہ انگریز شہر میں داخل ہو گئے ہیں اس نے تلوار میان سے نکالی اور خود لڑائی میں کود پڑا اور اس نے کہا کہ

"گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک گھنٹے کی زندگی بہتر ہوتی ہے۔"

ایک انگریز افسر جو شریف دل رکھتا تھا باوجود اس کے کہ اس کے دشمنوں سے تعلق رکھتا تھا اپنے تذکرہ اور یادداشت میں بیان کرتا ہے کہ ہم نے متواتر اس کے سامنے یہ بات پیش کی کہ ہم فتح پا چکے ہیں۔ اب تم ہمارے ساتھ کہاں لڑ سکتے ہو۔ بہتر ہے کہ ہتھیار ڈال دو مگر وہ نہ مانا۔ یہاں تک کہ میدان میں ڈھیر ہو گیا۔ یہ اکیلا شخص تھا جس نے ہندوستان کی آئندہ حالت کو سمجھا اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی مگر کوئی اس کی بات کو نہ سمجھا اور اس کے نتائج آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

(الفضل 22 مئی 1936ء)

شیر کی زندگی

پھر فرمایا (فتح علی ٹیپو) میسور کا ایک مسلمان بادشاہ تھا جسے انگریزوں نے بہت بدنام کیا اور اس کے نام پر انہوں نے اپنے کتوں کا ٹیپو نام رکھا۔ یہ آخری مسلمان بادشاہ تھا جس میں اسلامی غیرت پائی جاتی تھی۔ حیدر آباد جو آج کئی قسم کی مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اس نے ہر دفعہ میسور کی اس اسلامی حکومت کو تباہ کرنے کے لئے انگریزوں کا ساتھ دیا تھا۔ جب بنگلور پر انگریزوں نے آخری حملہ کیا تو سلطان قلعہ کی ایک جانب فصیل کے پاس اپنی فوجوں کو لڑائی کے لئے ترتیب دے رہا تھا۔ کہ ایک جرنیل اس کے پاس بھاگا بھاگا آیا اور اس نے کہا بادشاہ سلامت اس وقت کہیں بھاگ جائیے کسی غدار نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا ہے اور انگریزی فوج قلعہ کے اندر داخل ہوتی ہوئی آگے بڑھتی چلی آرہی ہے ابھی کچھ رستے خالی ہیں آپ آسانی سے ان راستوں کے ذریعہ بھاگ سکتے ہیں (فتح علی ناقل) نے نہایت حقارت کے ساتھ اس کی طرف دیکھا اور کہا تم کہتے ہو میں بھاگ جاؤں۔

یاد رکھو شیر کی دو گھنٹہ کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہوتی ہے۔

یہ کہا اور تلوار اپنے ہاتھ میں لی اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر انگریزوں سے لڑتا ہوا مارا گیا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

(الفضل 22 مارچ 1948ء ص 4)

آخری تاجدار

پھر فرمایا۔

مگر افسوس ہے کہ پھر یہیں (حیدر آباد دکن) سے تباہی آئی۔ کیونکہ مرہٹے بھی اسی علاقہ کے قریب سے نکلے۔ پھر وہی حیدر آباد جس کے فتح کرنے کے بعد اسلام کو ایک بہت بڑی طاقت حاصل ہونی تھی۔ اس ملک نے انگریزوں سے مل کر میسور کے مسلم بادشاہ سلطان (فتح علی ٹیپو) پر حملہ کیا اور ان کو شکست دلائی۔ ان کی شہادت کے بعد اسلام کی طاقت بالکل کمزور ہو گئی۔ وہ حقیقت میں اسلام کا آخری تاجدار تھا اور اپنے دل میں اسلام کی ایسی سچی محبت رکھتا تھا کہ جس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اس زمانہ میں جب دنیا کی خبریں پہنچنی مشکل تھیں اس کو پتہ لگا کہ نپولین بہت طاقتور ہو گیا ہے۔ اس پر اس نے نپولین کو لکھا کہ آپ ہندوستان آئیں تو میں اپنی فوجیں لے کر آپ کی مدد کے لئے نکلوں گا۔ تاکہ ہم یہاں پر پھر اسلام کو قائم کریں۔ مگر نپولین ترکوں کے علاقہ سے گزر سکتا تھا اور ترکوں نے اسے راستہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے وہ یہاں آنے سے رہ گیا اور انگریزوں نے اس پر فتح حاصل کر لی۔ اس طرح فرانسیسی جو اس کے ساتھ تھے ہار گئے۔ وہ شخص ایسا بہادر تھا کہ جب انگریز قلعہ کی دیواروں کے اندر داخل ہو گئے تو اس کا ایک وزیر دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس نے کہا فلاں دروازہ سے آپ باہر نکل جائیے۔ دشمن قلعہ کے اندر داخل ہو گیا ہے۔

لیکن بجائے اس کے کہ وہ اپنی جگہ چھوڑتا اور اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا اس نے کہا میں ان لوگوں میں سے نہیں جو بھاگ کر اپنی جان بچانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ گیدڑ کی ایک سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی زیادہ اچھی ہے میں گیدڑ کی طرح بھاگنا نہیں چاہتا۔ بلکہ میں شیر کی طرح مقابلہ کروں گا چنانچہ وہ دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ گویا مسلمانوں کو آخری شکست بھی ایسی ہوئی جس کی وجہ سے اسلام کا نام ہندوستان سے مٹ گیا اس کے مرنے کے بعد مرہٹے بہت طاقت پکڑ گئے اور انہوں نے سارے ملک کو تاخت و تاراج کر دیا۔

(سیر روحانی جلد سوم ص 134)

جرأت کا سبق

حضرت مصلح موعود نے ٹیپو سلطان کی بہادری اور جوانمردی شجاعت اور دلیرانہ شہادت کو احمدی نوجوانوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان کے اندر قربانی کی روح پیدا کرنے کے بارے میں فرمایا:۔

"در حقیقت سچی بات یہی ہے کہ ہر غیرت مند انسان کے نزدیک شیر کی ایک گھنٹہ کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے اگر ہندوستان۔

کی عزت بچانے کے لئے جبکہ اس کی کوئی بھی عظمت باقی نہیں رہی تھی ایک مسلمان بادشاہ ایک گھنٹہ کی زندگی کو سو سال کی زندگی پر ترجیح دیتا ہے تو وہ کیسا احمدی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ میری چالیس یا پچاس یا ساٹھ یا سو سال کی زندگی جس میں نوکری اور دوسروں کی غلامی کے سوا کوئی اور کام نہیں کر سکوں گا۔ وہ (دین) کے لئے مرجانے سے زیادہ بہتر ہے یقیناً ایسا انسان نادان ہے یقیناً وہ مجنوں ہے یقیناً اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے اور یقیناً (دین) کی راہ میں ایک منٹ لڑتے لڑتے مرجانا انسان کی اس سو سالہ زندگی سے لاکھوں اور کروڑوں بلکہ اربوں گنا زیادہ بہتر ہے جو کسی اور کام میں صرف ہو اور یہ کام ایسا نہیں جو ہماری جماعت نہ کر سکے۔ سینکڑوں نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے (دین) کے لئے اپنی زندگیاں پیش کر کے اس بات کا ثبوت مہیا کر دیا ہے کہ کام ہماری طاقتوں اور قوتوں کے اندر ہے اور ہمارے اخلاص اور ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ ہم ان قربانیوں میں حصہ لیں

۔ پروانے

آگ میں جلتے چلے جاتے ہیں مگر بعد میں آنے والے پروانے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ وہ اور زیادہ جوش اور زیادہ زور کے ساتھ آگ میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں کیا انسان ہی ایسے گندے مقام پر ہے کہ قربانی کرنے والوں کی قربانی دیکھ کر اس میں جوش پیدا نہیں ہوتا اور وہ اس سے بھی زیادہ جوش سے آگے نہیں بڑھتا جس جوش سے ایک پروانہ آگ کی طرف بڑھتا ہے۔"

(الفضل 8 مئی 1946ء ص 4)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32429 میں محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/18 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 99-8-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 4/18 برقبہ 5 مرلہ واقع دارالیمن وسطی ربوہ مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4200 روپے ماہوار بصورت کارکن صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سلیمان پروازی 4/18 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد بھلی وصیت نمبر26795 گواہ شد نمبر2 فرید احمد طاہر 20/7 دارالیمن وسطی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32430 میں منظور احمد ریٹائرڈ نائب صوبیدار ولد خیرالدین صاحب قوم بھگت پیشہ ملازمت عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/3 دارالنصر غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 11/3 برقبہ پونے پانچ مرلہ مالیتی۔/200000 روپے۔ واقع دارالنصر غربی (ب) ربوہ۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2650+952/02 روپے ماہوار بصورت دفتر بیوت الحمد + ملٹری پنشن مل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منظور احمد ریٹائرڈ نائب صوبیدار 11/3 دارالنصر غربی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 یوسف سہیل شوق نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ گواہ شد نمبر2 وحید احمد ریحان 31/3 دارالنصر غربی (ب) ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ضلعی ٹورنامنٹ میں نصرت جہاں اکیڈمی کی شاندار کامیابی

○ فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام گیمز کے سالانہ مقابلہ جات ضلعی سطح پر امسال مورخہ یکم نومبر تا 11۔ نومبر کو جھنگ میں منعقد ہوئے ان میں نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درج ذیل کامیابیاں حاصل کیں۔

باسکٹ بال۔ اول
بیڈمنٹن سنگل۔ اول
بیڈمنٹن ڈبل۔ اول
ٹیبل ٹینس سنگل۔ دوم
ٹیبل ٹینس ڈبل۔ دوم

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزازت ادارہ اور طلباء کے لئے مبارک کرے اور ہمیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم بشیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم غلام محمد صاحب)

مکرم بشیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر42 گلی نمبر2۔ سبزہ زار سکیم۔ لیاقت چوک ملتان روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام محمد۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 26/20 واقع محلّہ دارالصدر شرقی ربوہ برقبہ 1 کنال 5 مرلہ میں سے ان کے نام رقبہ 5 مرلے منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے اور میرے بھائی مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب کے نام حسب درخواست منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم بشیر احمد صاحب (پسر)
3۔ مکرم عبدالمجید صاحب (پسر)
4۔ مکرم سعید احمد صاحب (پسر)
5۔ مکرم محمد سلیم صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ مبشر احمد صاحب ربوہ لکھتے ہیں میری والدہ امتہ الحکیم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم ساکن سنجر چانگ ضلع حیدر آباد 99-11-18 کو وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 99-11-19 کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے برائے سمیسٹر بہار 2000ء میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام میں درخواستیں طلب کی ہیں۔

Ph.D (اردو۔ اقبال سٹڈیز۔ اسلامک سٹڈیز۔ ایجوکیشن)
ایم فل (اردو۔ ایجوکیشن)
ماسٹرز (MBA۔ فاصلاتی تعلیم۔ ایجوکیشن۔ سپیشل ایجوکیشن۔ ایم ایڈ۔ ابلاغیات۔ فزکس)
ڈپلومہ (ٹورزم۔TEFL)
بیچلرز (BBA آنرز۔ ابلاغیات۔ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس۔ بی کام۔B.A)
کمپیوٹر سائنس (بیچلرز۔DCA - DCM)
انٹرمیڈیٹ (F.Sc۔ کمیونٹی ہیلتھ۔ ہوم اکنامکس۔F.A۔I.Com)
P T C
دیگر مختصر دورانیہ کے پروگرام

داخلہ فارم کے لئے علاقائی دفاتر سے رابطہ کریں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔ دسمبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسامہ پر مذاکرات کیلئے تیار ہیں

طالبان نے کہا ہے کہ ہم اسامہ پر غیر مشروط مذاکرات کیلئے تیار ہیں۔ طالبان کے وزیر خارجہ احمد متوکل نے گذشتہ روز ایک بیان میں کہا کہ دونوں ممالک میں 14۔ نومبر کو اقوام متحدہ کی پابندیاں عائد ہونے کے بعد رابطہ ٹوٹ گیا تھا جس کو وہ اب بغیر کسی شرائط کے شروع کرنا چاہتے ہیں۔

نواز شریف کے حق میں بین الاقوامی کوششیں

برطانوی اور بھارتی ذرائع ابلاغ نے نواز شریف کے حق میں کوششیں شروع کر دی ہیں۔ برطانوی اخبار گارڈین اور بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے رپورٹیں شائع کی ہیں کہ فوجی حکمران لوٹی ہوئی دولت واپس لانے میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ نواز شریف کو کچھ ہو گیا تو پاکستان کو سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے عالمی برادری کو یقین ہے کہ نواز شریف کے خلاف طیارہ اغوا کیس میں غیر جانبدارانہ سماعت نہیں ہوگی۔

اسرائیل بھارت دفاعی تعلقات

امریکہ نے اسرائیل اور بھارت کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعلقات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ امریکہ کو خطرہ ہے کہ اسرائیل کہیں جدید میزائل ٹیکنالوجی بھارت کو منتقل نہ کر دے۔

کشمیری مجاہدین کے خلاف بھوت فوج

بھارت نے کشمیری مجاہدین کے خلاف بھوت فوج تیار کر لی ہے۔ اس مقصد کے لئے لاوارث بچوں کو گلیوں سے اٹھا کر اسرائیل لے جایا جاتا ہے اور ریچھ کی کھال میں بارہ سال تک کمانڈو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ نوکیلے اور زہر آلود ناخنوں اور بڑھی ہوئی داڑھی والے یہ پیراٹان فورس کے کارندے لوگوں کے گھر جلاتے ہیں کشمیریوں کو قتل کرتے ہیں۔ مجاہدین نے سراغ لگنے پر چھ بھوت مار ڈالے۔

انڈونیشیا اسرائیل تعلقات کا امکان

انڈونیشیا نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا عندیہ دے دیا ہے۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ تجارتی روابط بڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس اقدام سے انڈونیشیا کا بیرونی ملکوں میں امیج بہتر ہوگا اور معیشت مستحکم ہوگی۔ امریکی کانگرس اور کابینہ میں یہودی لابی مضبوط ہے۔ یہودیوں کے ساتھ تجارتی روابط سے امریکہ حکام کے نکتہ نظر میں تبدیلی آئے گی۔ اسرائیلیوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے سے ہم اسلام سے ہٹ نہیں جائیں گے۔ اسرائیل کے ساتھ تجارت سے امسال 20 ملین ڈالر کا فائدہ ہوا ہے۔

بلغاریہ کو نیٹو میں شامل کرلیا جائے

امریکہ کے صدر کلنٹن نے جو بلغاریہ کے دورے پر ہیں کہا ہے کہ بلغاریہ کو نیٹو میں شامل کر لیا جائے۔ بلغاریہ نے یوگوسلاویہ پر نیٹو کی بمباری کے دوران اہم کردار ادا کیا تھا۔ اور اپنے ہمسایہ ملک سربیا کو جمہوریت کے راستے پر چلنے میں مدد کی تھی۔ واضح رہے کہ صدر کلنٹن پہلے امریکی صدر ہیں جنہوں نے بلغاریہ کا دورہ کیا۔

افریقہ میں ایڈز سے ایک لاکھ ہلاک

افریقہ میں ایڈز سے ایک سال میں ایک لاکھ افراد ہلاک ہو گئے۔ افریقہ میں 25 فیصد لوگ ایڈز کا شکار ہیں۔ اور اس تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

مشرقی تیمور میں پناہ گزینوں کی واپسی

مشرقی تیمور سے بھاگے ہوئے پناہ گزینوں کی مشرقی تیمور میں واپسی کے لئے سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس سمجھوتے کے تحت مغربی تیمور میں عارضی طور پر مکین ہزاروں پناہ گزین بحفاظت اپنے گھروں کو واپس جا سکیں گے۔

چین کی طرف سے امریکہ کے بائیکاٹ کی اپیل

چین نے کہا ہے کہ دنیا بھر کے ممالک کو امریکہ کا بائیکاٹ کر دینا چاہئے۔ امریکہ علاقے کا ٹھیکیدار بننا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے اس نے دوغلی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ون چین (ایک چین) پالیسی کی حمایت کے ساتھ ساتھ وہ تائیوان کو ایٹمی اسلحہ فروخت کر رہا ہے امریکہ کسی ملک کو ترقی کرتے نہیں دیکھ سکتا۔

روسی بمباری سے 10 ہزار چیچن ہلاک

چیچنیا سے انگوشتیا آنے والے چیچن پناہ گزینوں نے بتایا ہے کہ 10 ہزار چیچن افراد روس کے حملے اور گولہ باری سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ مبصرین کی رائے میں چیچنیا سے آئے ہوئے لوگوں کے بیانات انتہائی دردناک ہیں اور اس سے روس کے تمام دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے۔

ڈش انٹینیا برائے احمدیہ ٹیلی ویژن۔ اے ون۔ سپیشل ڈسکاؤنٹ رزلٹ مکمل سیٹ۔/3900 روپے
احمد الیکٹرونکس
گول چکر ساہیوال
فون نمبر 0441-62766

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 24 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 25۔ نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-08
جمعہ 26۔ نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-18
جمعہ 26۔ نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-44

سرحد کے وزیر قانون احتجاجاً مستعفی

صوبہ سرحد کی نو تشکیل شدہ کابینہ کے وزیر قانون جسٹس (ر) علی حسین قزلباش نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی وزارت میں ان کی مرضی کے بغیر تقرریاں کی گئیں جس پر احتجاج کرتے ہوئے انہوں نے اپنا استعفیٰ گورنر سرحد ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل محمد شفیق کو بھجوا دیا ہے۔ ان کے خاندانی ذرائع نے بھی ان کے استعفے کی تصدیق کردی ہے۔

شہباز شریف کا پہلا رابطہ

12۔ اکتوبر کو فوجی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد گذشتہ روز پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف کا اپنے اہل خانہ سے پہلا رابطہ ہوا۔ انہوں نے ٹیلی فون پر پندرہ منٹ تک بات کی۔ اپنے بیٹے سے جذباتی گفتگو کرتے رہے۔

سیف الرحمان کے خلاف ایک ارب کی ڈگری

احتساب سیل کے سابق سربراہ سیف الرحمان کے خلاف ہائی کورٹ نے ایک ارب روپے ادا کرنے کی ڈگری جاری کردی ہے۔ یو بی ایل کی درخواست پر لاہور ہائی کورٹ نے ریڈ کو ایک ماہ میں ادائیگی کرنے کا حکم دیا ہے۔ ریڈ کو ٹیکسٹائل مل کو بیمار یونٹ قرار دینے کی درخواست مسترد کردی گئی ہے۔

اتفاق شوگر مل کے خلاف 10 کروڑ کی ڈگری

ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کے خاندان کی اتفاق شوگر ملز کے خلاف 10 کروڑ 40 لاکھ روپے ادا کرنے کی ڈگری جاری کردی ہے۔

طیارہ کیس میں مزید گرفتاریوں کا امکان

کراچی سے ایک پولیس پارٹی اسلام آباد گئی ہے۔ طیارہ کیس میں شہباز شریف مشاہد حسین اور پرویز رشید سمیت مزید گرفتاریوں کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ کراچی پولیس نواز شریف اور دوسرے ملزموں کے خلاف چالان مکمل کرنے میں مصروف ہے۔ سابق ڈی آئی جی اکبر ارائیں اور ایس پی نواب شاہ احسان اللہ گوندل کو رہا کردیا گیا۔ ڈی آئی جی کرائمز فاروق امین اور ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے چوہدری شریف تاحال حفاظتی تحویل میں ہیں۔ دونوں سے اہم معلومات حاصل ہوئیں۔

گندم کی قیمت 300 روپے فی من

حکومت نے گندم کی قیمت 300 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کردی ہے۔ اس طرح سے گندم کی امدادی قیمت میں 25 فیصد اضافہ کردیا گیا ہے۔ اس سے کاشتکاروں کو فائدہ حاصل ہوگا۔

جنرل پرویز مشرف کا عزم

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ مجھ پر کافی دباؤ ہے لیکن امید ہے کہ میں ملک کو مشکلات سے نکالنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ فوج نے کبھی اپنی مرضی سے اقتدار نہیں سنبھالا بلکہ حکومتوں کی غلط کاریوں کے باعث ایسا کرنا پڑا۔ ہر قسم کے دباؤ کا سامنا کرنا سیکھ لیا ہے۔ معرکہ کارگل کے دوران نواز شریف سے 15 ملاقاتیں ہوئیں۔ کبھی اختلاف رائے نہیں ہوا۔ جنرل افتخار نے پائلٹ کو پیغام دیا کہ حالات ٹھیک ہو گئے ہیں۔ کراچی واپس آجاؤ۔ ایندھن اس قدر کم ہو چکا تھا کہ طیارہ چھوٹی سی پاکٹ سے بھی گزرتا تو ٹینکی کا طیارے سے رابطہ ٹوٹ جاتا۔ نواز شریف عدم تحفظ کے احساس کا شکار تھے۔ طالبان کو اعتدال پسند بنانے کی ضرورت ہے۔ افغان مسئلہ طالبان کی حقیقت کو سامنے رکھ کر ہی تلاش کیا جاسکتا ہے۔

میاں شریف آزاد باقی احتساب بیورو کی تحویل میں

ایڈووکیٹ جنرل نے وفاق اور پنجاب حکومت کی جانب سے لاہور ہائی کورٹ کو اس امر سے آگاہ کیا ہے کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف ان کے بھائی عباس شریف کے خلاف قومی احتساب بیورو نے مقدمات درج کر رکھے ہیں اور یہ سب لوگ اسی بیورو کی تحویل میں ہیں۔ وکلاء نے عدالت کو کہا تھا کہ میاں شریف کی حالت بہت خراب ہے۔ انہیں پیس میکر لگا ہوا ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ میاں شریف اور کلثوم نواز پر کوئی پابندی نہیں۔ شہباز شریف کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں۔ شہباز شریف سے وکلاء کی ملاقات کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

فوجی حکومت کے خلاف رٹ سماعت کیلئے منظور

سپریم کورٹ نے مسلم لیگ کی طرف سے فوجی حکومت کے قیام کے جواز کو چیلنج کرنے کیلئے رٹ درخواست باقاعدہ سماعت کیلئے منظور کرلی ہے۔ اس نوعیت کی تمام درخواستوں کو یکجا کردیا جائے گا۔ رٹ درخواستوں کی اہمیت کے پیش نظر باقاعدہ سماعت کی صورت میں چیف جسٹس آف پاکستان کی سربراہی میں فل کورٹ کی تشکیل کا امکان ہے۔

نواز شریف نے کوئی جرم نہیں کیا

سابق وزیر اعظم نواز شریف کی صاحبزادی مریم نواز نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کی تنظیمیں نواز شریف کے خلاف طیارے کے مقدمے کو مانیٹر کریں نواز شریف نے کوئی جرم نہیں کیا۔ وہ کسی سزا کے مستحق نہیں۔ یہ بات پورا پاکستان جانتا ہے۔

پاکستانی سفارت کار سے بدسلوکی

نئی دہلی میں پاکستانی سفارت کار سے بھارتی خفیہ اداروں نے بدسلوکی کی۔ پاکستان نے بھارت سے اس واقعے پر شدید احتجاج کیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم مرزا انس احمد صاحب لکھتے ہیں۔
محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے 22۔ نومبر سے فضل عمر ہسپتال میں I.C.U. داخل ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

DASCO
ڈیلر: ٹویوٹا ہائی ایس، ☆ ٹویوٹا ہائی لکس،
☆سوزوکی، ☆ کرولا، ☆ مزدا، ☆ ڈاٹسن،
☆ اور معیاری پاکستانی آٹو پارٹس ☆ نیز ٹی ایس ایس
(T.S.S.) برانڈ کے معیاری ربڑ پارٹس
داؤد آٹو سپلائی کمپنی
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
سرپرست اعلیٰ۔ شیخ محمد الیاس - فون 7725205 رہائش 7285439
نوٹ: ربوہ میں رابطہ کیلئے شیخ انور حمید، شیخ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212207

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61